# رسائل و مسائل

## صلوٰۃِ خوف

سوال: جو افواجِ پاکستان اپنے پاک وطن کے دفاع کے لیے محاذ پر برسرِ پیکار ہیں، ان کے بارے میں نماز فرض کا کیا حکم ہے؟ موجودہ حالات میں فرض نماز کے ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: اگر عملاً لڑائی نہ ہو رہی ہو، بلکہ فوجی دستہ محاذِ جنگ کی کسی چوکی پر صرف مدافعت کے لیے مستعد بیٹھا ہو تو ایسی حالت میں صلوٰۃِ خوف با جماعت اس طرح ادا کی جائے کہ پہلے آدھے سپاہی ایک جگہ جمع ہو کر فرض نماز قصر[1] ادا کریں، اور پھر باقی آدھے نماز ادا کر لیں۔ نماز کے وقت سپاہیوں کو اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھنے چاہییں۔

اگر دشمن کے حملے کا فوری خطرہ ہو اور کوئی سپاہی اپنی جگہ سے نہ ہٹ سکتا ہو تو پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے، بلکہ جو سپاہی جس جگہ ہو اور جس حال میں ہو، بیٹھے، کھڑے یا لیٹے ہوئے اشاروں سے، صرف فرض نماز قصر کے ساتھ ادا کر لے۔ اس حالت میں قبلہ رُخ ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔ اگر قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز نہ پڑھی جا سکتی ہو تو صرف نیت قبلے کی طرف منہ کر کے باندھ لی جائے اور پھر جدھر بھی جنگی ضرورت کے لیے رُخ کرنا پڑے اسی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ رکوع و سجدہ نہ ہو سکے تو صرف اشاروں سے ہی نماز پڑھ لی جائے۔

دورانِ نماز میں اگر دشمن حملہ کر دے تو اسی حالت میں فائر کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر اپنی جگہ سے حرکت کرنا اور ساتھیوں سے بات کرنا ضروری ہو تو پھر نماز توڑ دیں اور اس کی قضا بعد میں جب موقع

---

[1] قصر سے مراد یہ ہے کہ چار فرض کے بجائے دو پڑھے جائیں۔ چار رکعت سے کم فرائض میں قصر نہیں ہے۔ سنت میں بھی قصر نہیں ہے، لیکن حالتِ سفر میں سنت نہ پڑھنا موجبِ مواخذہ نہیں۔